وخیر جلیس فی الزمان کتاب

میزان

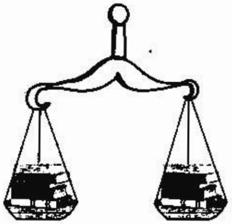

تبصرۂ کتب

نام کتاب: مقام محمد ﷺ (قرآن حکیم کے آئینے میں)

مؤلف: ڈاکٹر سید محمد ابوالخیر کشفی

ترتیب: سید عزیز الرحمٰن

صفحات: ۲۳۸

قیمت: درج نہیں

ناشر: دارالاشاعت، اردو بازار، کراچی

تبصرہ نگار: پروفیسر علی محسن صدیقی

یہ کتاب پروفیسر سید محمد ابوالخیر کشفی صاحب کی تازہ تصنیف ہے، جسے دارالاشاعت کراچی نے حال ہی میں شائع کیا ہے۔ جیسا کہ نام سے ظاہر ہے کتاب کا موضوع سیرت سرور کائنات صلی اللہ علی وسلم ہے۔ کتاب کے مقدمے میں مقام محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو احادیث کی روشنی میں بیان کیا گیا ہے۔ اس کے بعد جن مباحث سے بحث کی گئی ہے، ان میں اہل ایمان سے پہلا خطاب۔ آدب رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پہلو۔ رسالت ونبوت۔ تنذیر وتبشیر۔ شاہد۔ عبدیت۔ رحمۃ العالمین اور کافۃ للناس۔ رفع ذکر محمد صلی اللہ علیہ وسلم۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی جان کی قسم۔ صاحب خیر کثیر۔ مومنوں پر اللہ کا احسان۔ امتیازی تخاطب۔ عبد کامل، ہادی اعظم ﷺ، مطاع۔ داعی الی اللہ اور سراج منیر۔ اور اول المومنین صاحب اور اولیٰ جیسے عنوانات کے تحت منفرد موضوعات پر مدلل ومبرہن گفتگو کی گئی ہے۔

آغاز کتاب سے جس کا عنوان پیش گفتار ہے یہ پتا چلتا ہے کہ مصنف علام نے اپنی کتاب کو تین حصوں میں تقسیم کیا ہے۔ پہلا حصہ حیات محمد ﷺ۔ دوسرا حصہ مقام محمد۔ اور تیسرا حصہ اخلاق محمد ﷺ

ہے۔ پہلا حصہ حیات محمد ﷺ شائع ہو چکا ہے، حصہ دوم مقام محمد ہمارے زیر مطالعہ ہے، اور کتاب کا تیسرا حصہ زیر تسوید ہے۔ یوں کتاب کے تینوں حصے کتاب ''سیرۃ الرسول ﷺ قرآن حکیم کے آئینے میں'' کا مکمل مرقع ہوں گے، ہمارا خیال ہے کہ کتاب سیرت کے تین اجزا کے بطور ہے۔ اللہ تعالیٰ مصنف کو آخری جز کی تسوید سے جلد فارغ کرے، اور سیرت پاک کی ایک نادر کتاب اسلامی ادب عالیہ میں شامل ہو، جو ''صاحب خیر کثیر'' کے دامن شرف وعز سے وابستگان کے لئے حسنات اخرویہ وبرکات دنیویہ کا سبب بنے۔ آمین

پیش گفتار میں پروفیسر کشفی صاحب نے از راہ انکسار لکھا ہے:

میرے پاس نہ علم ہے نہ وہ سلیقہ جو سیرت نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کا احاطہ کر سکے، ہاں وہ دل ضرور ہے جو اس اسم گرامی کی تکرار سے دھڑکتا ہے اور اس دھڑکن کو اپنی زندگی سمجھتا ہے۔ جن کے مقام کا یہ تذکرہ ہے، ان کا یہ قول دل کی ڈھارس بندھاتا ہے کہ انما الاعمال بالنیات

حقیقت یہ ہے کہ کوئی انسانی علم سیرت سرور کائنات علیہ السلام والصلوۃ کا احاطہ نہیں کر سکتا، عقل بے سلیقہ ہے اور اس جامعیت کبریٰ کا فہم اس کے دائرۂ سلیقہ سے ماورا ہے۔ سیرت نگاری دل کی راہ نمائی اور حب صادق کی ادب نمائی ہی سے ممکن ہے، اور ہمیں یقین ہے کہ یہ رہنمائی اور یہ ادب شناسی پروفیسر صاحب کو ہم دست ہے۔

پروفیسر کشفی کی کتاب حدیث دل ہے، مگر عقل بھی اس کی پشتی بان ہے، اور علم بھی اس کے پہلو بہ پہلو ہے۔ میرے اس قول کی واضح نشانیاں کتاب کے قریبا ہر عنوان کے تحت ملیں گی۔ کتاب کے بالکل آغاز میں جناب رحمت عالم علیہ السلام کی ''شفاعت'' کا بیان ہے، شفاعت محمدیؐ کے مسئلے پر اشاعرہ اور معتزلہ کے مابین سخت اختلافات ہیں۔ معتزلہ جو اپنے کو ''اصحاب العدل والتوحید'' کہتے ہیں شفاعت کو عدل الٰہی کے منافی سمجھتے ہیں۔ اہل ایمان گناہ گاروں کی معاصی کی مغفرت کو وہ خدائے بخشندہ وبخشا بندہ کے انصاف وعدل خلاف سمجھتے ہیں، بلکہ ایسے مرتکبین کبائر کو وہ منزل سلام سے خارج گردانتے ہیں، مگر کفر کی منزل سے انہیں دور رکھتے ہیں، جبکہ خوارج ایسے مومنین کو کافر اور واجب القتل سمجھتے ہیں۔ اہل السنّت (اشاعرہ) اس عقیدے کے قائل ہیں کہ مرتکبین معاصی اہل ایمان کو اللہ تعالیٰ اپنے لطف خاص اور اپنے حبیب صادق کی شفاعت سے بخش دے گا۔ کشفی صاحب نے اپنی کتاب میں شفاعت کے جواز پر وقیع عقلی ونقلی دلائل دیئے ہیں۔ یوں ان کے ہاں دل کے جلو میں عقل بھی ہے اور علم بھی۔

کتاب زیرنظر میں جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اسمائے صفاتیہ سے بڑی سیر حاصل بحث کی گئی ہے اور یہی اسما مقام محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا تعین کرتے ہیں، فرائض نبوی کی نشاندہی کرتے ہیں اور اخلاق محمدی ﷺ کو نمایاں کرتے ہیں، آپ علیہ صلی اللہ علیہ وسلم ''نذیر'' ہیں اور ''بشیر'' بھی۔ مصنف نے کتاب میں ان دو مناصب سے متعلق بڑی حکیمانہ گفتگو کی ہے۔ انھوں نے ''تنذیر'' کو ''تبشیر'' پر مقدم رکھا ہے، کیونکہ ''انبیائے کرام کی دعوت میں ابتدا میں تنذیر کا رخ نمایاں تر ہوتا ہے، کیونکہ جب تک لوگ شرک، دین آبا اور اپنے رسم ورواج کو ترک نہیں کریں گے نئے راستے پر آغاز سفر نہیں کرسکتے اور نئے راستوں کو اپنانے والے ہی بشارتوں کے مستحق ٹھہریں گے۔ غرض تنذیر کا دامن تبشیر سے بندھا ہوا ہے۔ جولوگ حقائق سے آگاہ ہو جائیں اور پہلوں کے انجام سے عبرت حاصل کرلیں ان کے لئے مغفرت اور ہر فلاح وفوز ہے، جناب رسول اللہ ﷺ نذیر کامل (نذیر مبین) ہیں اور اس کے ساتھ سراپا رحمت ورافت بھی ہیں، اور اللہ تعالیٰ کی بتائی ہوئی راہ پر چلنے والے کے لئے آیۂ الٰہی بھی۔ کشفی صاحب لکھتے ہیں:

> نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے جماعت مسلمین کو اس دنیا اور آنے والی دنیا کی خوش گواریوں، کامیابیوں اور کامرانیوں کی بشارت دی۔ اس سے بڑی بشارت اور کیا ہوسکتی ہے کہ اس دنیا کی زندگی کا تسلسل کبھی ختم نہ ہونے والی زندگی تک پہنچے۔ اس دنیا میں آدمی اپنے آپ سے مطمئن ہو، دوسرے انسانوں کے لئے حبس کے موسم میں موج نسیم بن جائے۔ اس کائنات کے ہر ذرے کے لئے رحمت کا سبب بنے اور اپنے خالق سے اس کا وہ رشتہ قائم ہوجائے کہ وہ محفوظ بھی ہو اور معلوم کے دائرے میں بھی آجائے۔

کتاب ''مقام محمد صلی اللہ علیہ وسلم'' میں جناب رسول اکرم علیہ الصلوۃ والسلام کے مقام شہادت (شاہد) مقام عبدیت، رحمۃ للعالمین اور منصب رسالت ونبوت پر بھی اسی انداز سے گفتگو کی گئی ہے، ان تمام مباحث کی نشان دہی بھی اطناب کی متقاضی تھی، اس لئے ہم نے چند مباحث کا ذکر کردیا ہے۔ کتاب اعلیٰ انشاء کا مثلِ الٰی ہے اس لئے ہم نے اس کے مختصر اقتباس بھی تعارف کے بطور دیئے ہیں۔ پروفیسر کشفی اس بلند پایہ کتاب کی تسوید وتحریر کے لئے لائق ستایش ہیں اور جس مقدس ذات کی نعت میں انھوں نے یہ محفل سجائی ہے اس کی جانب سے مستحق مغفرت وجزائے خیر کثیر بھی ہیں۔

اس کتاب کے ابواب موقر مذہبی وعلمی جریدے ''السیرہ عالمی'' میں بالاقساط شائع ہوتے

رہے ہیں، تکمیل کے بعد ''السیرۃ'' کے جوان سال و جوان ہمت فاضل نائب مدیر مولوی حافظ سید عزیز الرحمان سلمہ نے اسے کتابی شکل میں مرتب کیا اور حوالہ جات کی مراجعت و تنقیح کی، یوں کتاب مزید معتبر ہوئی۔ اللہ عز و جل انھیں بھی جزائے خیر دے کہ الدالُ علیٰ الخیرِ کفاعِلِہٖ۔

نام کتاب: خطبۂ حجۃ الوداع

مؤلف: ڈاکٹر نثار احمد

صفحات: ۲۳۶

قیمت: ۱۵۰

ناشر: کتاب سرائے، الحمد مارکیٹ، اردو بازار لاہور

تبصرہ نگار: ڈاکٹر سید محمد ابوالخیر کشفی (کراچی)

پروفیسر ڈاکٹر نثار احمد نے خطبۂ حجۃ الوداع کی تدوین کے ساتھ ساتھ اس کے مختلف پہلوؤں کا جو جائزہ لیا ہے، اور خطبے کے نکات کو جس طرح دستوری دفعات کی صورت میں پیش کیا ہے اس کی وجہ سے یہ مقالہ جو کتابی صورت میں بیت الحکمت لاہور نے شائع کیا ہے ایک علمی کارنامہ بن گیا ہے۔ تاریخی پس منظر اور مکمل تشریح و توضیح جس انداز میں پیش کی گئی ہے اس نے اس تحقیق کو ہر سطح کے پڑھنے والوں کے لئے آسان اور سہل الفہم بنادیا ہے۔ ہمارے یہاں عام طور پر علمی کتابوں کی زبان اور پیش کش کا انداز اس کے دائرۂ افادہ کو محدود کر دیتا ہے۔ نثار صاحب کا اندازِ نگارش عہد حاضر کے محاورے کے مطابق ہے، اور اسی لئے آج کے قاری کے لئے افادے کے امکانات بہت وسیع ہو گئے ہیں۔

جب میدانِ عرفہ میں زبان رسالت مآب ﷺ سے یہ خطبہ ارشاد ہو رہا تھا اس کے ساتھ ہی رب کائنات کا یہ اعلان بھی سامنے آیا **الیوم اکملت لکم دینکم واتممت علیکم نعمتی ورضیت لکم الاسلام دینا** ط قرآن مجید کی تکمیل کے ساتھ ہی یہ خطبہ بھی تکمیلِ دین کی ایک اور شہادت تھی، ایک بڑے انسانی اجتماع میں جو باتیں کہی جائیں اس کی تفہیم کے لئے اس اجتماع کے موقع اور اہمت کو سمجھنا بھی ضروری ہے۔ ڈاکٹر نثار صاحب نے خطبے کو پیش کرنے سے پہلے حجۃ الوداع کے سفر کی منازل پیش کی ہیں۔ جس سے سرورِ کائنات ﷺ کے آخری سفر کی روداد بھی سامنے آجاتی ہے۔

ڈاکٹر نثار احمد نے اس منشورِ انسانیت کا تقابل میگنا کارٹا، فرانس کے اعلان حقوق انسانی، اور